السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مارکیٹ میں بڑی فکرانگیز تقاریر پر مشتمل کیسٹیں دستیاب ہیں، کیا شرعی طور پر ان کیسٹوں کے ذریعے عورتوں کی تقاریر سن سکتے ہیں، قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ عورتوں کو غیر مردوں سے اپنی ہر چیز چھپانے کا حکم ہے، اس کی زیب وزینت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو از خود ظاہر ہو جائے۔'' [۲۴/النور: ۳۱]

اسی طرح آواز کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو تو کسی نا محرم سے دبی زبان میں بات نہ کرو، ورنہ جس شخص کے دل میں روگ ہے۔ وہ کوئی غلط توقع لگا بیٹھے گا، لہٰذا صاف سیدھی بات کرو۔'' [۳۳/الاحزاب: ۳۲]

اس آیت کریمہ کے مطابق غیر عورت کی باہمی گفتگو اور آواز پر پابندی لگائی گئی ہے اور اس حکم میں مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو بالخصوص اس لئے کیا گیا ہے کہ ان سے بھی لوگوں کو دینی مسائل پوچھنے کی ضرورت پیش آتی رہتی تھی، چنانچہ انہیں حکم دیا گیا کہ ان کی آواز شیریں اور لوچدار ہونے کے بجائے روکھی اور اسے ضرورت کی حد تک بلند ہونا چاہیے، دبی زبان میں ہرگز بات نہ کی جائے، جو اپنے اندر نرم کوشئے ہوئے ہو، لوچدار اور شیریں آواز بذات خود دل کا مرض ہے، پھر اگر مخاطب کے دل میں پہلے سے ہی اس قسم کا روگ موجود ہو تو وہ ایسی لذیذ گفتگو سے کئی غلط قسم کے خیالات اور تصورات دل میں جمانا شروع کر دے گا۔ عورت کی آواز پر اصل پابندی یہ ہے کہ ضرورت کے بغیر غیر محرم مرد اس کی آواز نہ سننے پائیں، نیز اس کی آواز میں نرمی، بانکپن اور شیریں پن نہیں ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت اذان نہیں کہہ سکتی مردوں کی جماعت نہیں کرا سکتی، نماز با جماعت میں اگر امام بھول جائے تو زبان سے ''سبحان اللہ'' نہیں کہہ سکتی اور نہ اسے لقمہ دے سکتی ہے، بلکہ ایسے حالات میں اس کے لئے حکم ہے کہ اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر آواز پیدا کرنے سے امام کو متنبہ کرے، جیسا کہ احادیث میں اس کے متعلق مفصل ہدایات موجود ہیں۔ لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک ایسا فریضہ ہے جو صرف مردوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ عورتیں بھی اسے ادا کرنے میں مردوں کے ساتھ شریک ہیں۔ چنانچہ انے شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اس فریضہ کو ادا فرمایا، چنانچہ حدیث میں بیان ہے کہ نماز فجر کے بعد کچھ لوگوں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مجلس وعظ میں بیٹھ گئے، جب طلوع آفتاب کا ہم دیکھتے ہیں کہ صحابیات بشرات وقت ہوا تو طواف کی دو رکعت پڑھنا شروع کر دیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان پر بایں الفاظ بیان فرمایا کہ ''طواف کے بعد بیٹھے رہے اور جب وہ وقت آپہنچا جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے تو اٹھ کر نماز شروع کر دی۔'' [صحیح بخاری، الحج: ۱۶۲۸]

[اسی طرح معرکہ یرموک میں رومیوں کے مقابلہ میں بعض مسلمانوں نے پسپائی اختیار کی تو مسلمان خواتین نے انہیں شرم دلائی اور معرکہ کارزار میں واپس پلٹنے کی تلقین کی۔ [البدایہ والنہایہ، ص: ۱۳، ج: ۷]

حفصہ بنت سیرین نے دینی وابستگی اور حمیّت اسلامی کے بارے میں ایک مرتبہ فرمایا تھا ''اے نوجوانو! زمانہ جوانی میں اپنی جانوں سے فائدہ حاصل کرو میں نے جوانی کے عمل جیسا بہترین عمل کسی اور زمانے میں نہیں دیکھا ہے۔'' [صفة الصفوة، ص: ۵۰۷، ج ۴]

الغرض کتب حدیث میں بے شمار واقعات ایسے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین اسلام نے عام لوگوں اور اپنے عزیز و اقارب علما، طلبہ اور حکمرانوں کا وعظ و ارشاد کے ذریعے احتساب فرمایا۔ اس بنا پر مردوں کو عورتوں کی تقاریر پر مشتمل کیسٹ سننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں:

1۔ وہ تقاریر سادہ اور عام انداز میں کی گئی ہو، شیریں بیانی سے اجتناب کیا گیا ہو۔

2۔ اس تقریر میں خطیب حضرات کی طرز و ادا کی نقالی نہ کی گئی ہو۔

3۔ اس میں لے اور طرز کے ساتھ اشعار وغیرہ نہ پڑھے گئے ہوں۔

4۔ شعلہ بیانی اور جوشیلے پن سے بھی اجتناب کیا گیا ہو۔

نیز اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ عورت کو اپنی ہم جنس عورتوں کی مجلس میں تقریر کرنا ہوگا۔ ایسی تقاریر کے وقت مرد حضرات کی شمولیت کو ممنوع قرار دیا گیا ہو۔ بہرحال ہمارے نزدیک مندرجہ بالا شرائط کا خیال رکھتے ہوئے اگر مرد حضرات کسی عورت کی فکرانگیز تقریر پر مشتمل تصویر کے بغیر سادہ کیسٹ سنتے ہیں تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب